اسلام اور تکثیری سماج

(۱/۲)

از: مفتی محمد ساجد قاسمی ہردوئی
استاذ تفسیر وادب دارالعلوم دیوبند

اسلام اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ تمام انسان، خواہ وہ کسی مذہب اور فکر سے تعلق رکھتے ہوں، اللہ کی مخلوق ہیں، وہ مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں، ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور تمام فطری اوصاف میں شریک ہیں۔ ساتھ ہی وہ مذہبی، فکری، اعتقادی اور لسانی تنوع اور تکثر کو بھی ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور اس اختلاف وتنوع کو اللہ کی سنت قرار دیتا ہے۔

نیز وہ انسان اور انسانیت کا پورا احترام کرتا ہے اور خود برحق مذہب ہونے کے باوجود دیگر مذاہب، عقائد اور افکار کے وجود کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے؛ بلکہ ان کے ماننے والوں کو مکمل مذہبی آزادی بھی دیتا ہے، اور ان کے ساتھ رواداری کا معاملہ کرتا ہے۔ کسی قسم کے ٹکراؤ یا دباؤ کے بجائے اپنے ماننے والوں کو بقائے باہم کے اصول کا درس دیتا ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں یہودیوں کے ساتھ میثاق مدینہ کے ذریعے جس ''مشترک معاشرہ'' کی طرح ڈالی، وہ تکثیری سماج کا پہلا نمونہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ، اموی، عباسی اور عثمانی دور میں اسلامی حکومتوں میں دیگر اہل مذاہب وعقائد کو مکمل مذہبی آزادی اور شہری حقوق حاصل رہے، جس کی نظیر دیگر مذہبی حکومتوں میں نہیں ملتی ہے۔

اسلام اور مشترکہ انسانی صفات

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا؛ چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿یأیها الناس إن کنتم في ریب من البعث فإنا خلقناکم من تراب﴾(۱) ترجمہ: اے لوگو! اگر تم دوبارہ زندہ کیے جانے کے سلسلے میں شک میں ہو تو (غور کرو) ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں میں روح ڈالی، اُن کو عزت بخشی، عقل وارادے سے نوازا اور عمدہ

اوصاف سے آراستہ کیا؛ تاکہ اس عالم کی تعمیر وترقی میں حصہ لیں۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿**الذی أحسن کل شیٔ خلقه، وبدأ خلق الإنسان من طین، ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهین، ثم سواه ونفخ فيه من روحه، وجعل لکم السمع والأبصار والأفئدة قلیلاما تشکرون**﴾ (۲) ترجمہ: جس نے ہر چیز کی بہتر تخلیق فرمائی، اور انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا، پھر حقیر پانی کے قطرے سے اس کی نسل جاری فرمائی، پھر اس کو مکمل کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی، اور تمھارے لیے کان آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

اس لیے ہر انسان جس کے اندر اللہ تعالی نے اپنی طرف سے روح پھونکی ہے، وہ عزت کا مستحق ہے اور اس کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے؛ البتہ اگر اس کی طرف سے ظلم وزیادتی ہوتی ہے تو پورے انصاف کے ساتھ اسی کے بہ قدر اس سے بدلہ لیا جائے گا اور اس میں حد سے تجاوز نہیں ہوگا۔

تمام انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”**والناس بنو آدم وخلق الله آدم من تراب**“ (۳)۔ ترجمہ: تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو اللہ تعالی نے مٹی سے پیدا کیا۔

تمام انسان جسمانی عقلی اور نفسیاتی صفات میں ایک دوسرے کے مانند ہیں، نیز اصل جذبات اور خواہشات میں سب یکساں ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ایک انسان پتھر سے بنا ہوا ہے، دوسرا لوہے سے اور تیسرا سونے سے؛ بلکہ تمام انسانوں کی اصل ایک ہے اور خلقی اوصاف میں سب برابر ہیں۔ مذکورہ بالا آیات میں مشترکہ اوصاف مسلمان کو دوسروں سے قریب کرتے ہیں۔ علم نفسیات کے مطابق جن دو انسانوں کے درمیان جتنے زیادہ مشترکہ اوصاف ہوں گے، ان میں اتنا زیادہ قرب، ہم آہنگی اور شناسائی ہوگی۔

مذکورہ بالا آیات سے یہ پیغام ملتا ہے کہ مسلمان دوسرے کو بحیثیت انسان قبول کریں؛ اس لیے کہ وہ انسانیت شریک بھائی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اسی انسانی اخوت کی بنیاد پر حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کا بھائی فرمایا؛ چنانچہ فرمایا: ﴿**وإلی عاد أخاهم هودا، قال یقوم اعبدوا الله مالکم من إله غیره، أفلاتعقلون**﴾ (۴) ترجمہ: اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، نہیں ہے تمھارا کوئی معبود سوائے اس کے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔ اسی طرح متعدد انبیاء علیہم السلام کو ان کی قوموں کا بھائی فرمایا گیا۔

اسلام اور مذہبی وفکری تنوع

اس دنیا میں مختلف مذاہب افکار اور تصورات کے لوگ رہتے ہیں، یہ اختلاف اور تنوع اللہ تعالی کی مشیت وحکمت کے تحت ہے؛ چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿ومن آياته خلق السموت والأرض واختلاف ألسنتكم وألوانكم إن في ذلك لآيات للعالمين﴾(۵) ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان وزمین کی تخلیق، اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا اختلاف ہے، یقیناً اس میں جاننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: ﴿ولو شاء الله لجعلكم أمة واحدة ولكن يضل من يشاء ويهدي من يشاء، ولتسئلن عما كنتم تعملون﴾(۶) ترجمہ: اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو تم لوگوں کو ایک ملت بنا دیتا؛ لیکن جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔ ایک اور آیت میں فرمایا: ﴿لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا، ولو شاء الله لجعلكم أمة واحدة ولكن ليبلوكم في ما آتاكم، فاستبقوا الخيرات﴾(۷) ترجمہ: تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک دستور اور طریقہ بنایا اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک قوم بنا دیتا؛ لیکن (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ وہ تم کو آزمائے اس میں جو تم کو عطا کیا، لہٰذا خیر کے کاموں میں سبقت کرو۔

مذکورہ بالا آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی کی حکمت اور مشیت اس مذہبی اور اعتقادی اختلاف کی متقاضی ہے، اور اس کا مقصد بندوں کا ابتلا اور آزمائش ہے۔ اس مضمون کی آیات اور احادیث مسلمانوں کو تعلیم دیتی ہیں کہ وہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ امن وسلامتی سے زندگی بسر کریں۔

اسلام میں انسان کا احترام اور اس کے حقوق کا تحفظ

اسلام، انسان کا بحیثیت انسان اس کے مذہب اور فکر وعقیدے سے قطع نظر احترام کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿ولقد كرمنا بني آدم﴾(۸) ترجمہ: ہم نے بنی آدم کو معزز بنایا۔ نیز اللہ تعالی نے اس کو مذہب وعقیدے کے حوالے سے آزادی عطا فرمائی؛ چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿لا إكراه في الدين﴾(۹) ترجمہ: مذہب کے معاملے میں کوئی جبر نہیں؛ چنانچہ اس نے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی، مثلہ (انسان کے ناک کان کاٹنے اور شکل بگاڑنے) سے منع کیا، ستانے اور خوف زدہ کرنے سے روکا، اس کی عزت وآبرو، حقوق، جائیداد کو اہمیت دی۔ تمام انسانوں کو برابر قرار دیا؛ البتہ ان میں فرق مراتب ''عمل صالح'' کی بنیاد پر رکھا۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿يأيها

الناس إنا خلقناکم من ذکر و أنثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا إن اکرمکم عند الله أتقاکم﴾(۱۰) ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا، اور تم کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا؛ تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، تم سے زیادہ تقوے والا اللہ کے نزدیک زیادہ معزز ہے۔

اسلام میں انسان کے احترام کا یہ عالم ہے کہ وہ مردہ شخص کے احترام کا بھی حکم دیتا ہے۔ روایت ہے کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو وہ دونوں کھڑے ہوگئے، ان کو بتایا گیا کہ یہاں کے کسی ذمی کا جنازہ ہے، تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے، آپ کو بتایا گیا کسی یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ انسان نہیں ہے؟(۱۱)

نیز اسلام کسی کو مذہب اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا ہے خواہ وہ کسی مسلمان کا بیٹا کیوں نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابن الحصین انصاری کے دولڑکے تھے جو ہجرت سے پہلے عیسائی مذہب اختیار کرکے شام چلے گئے۔ پھر وہ مدینہ واپس آئے، تو انھوں نے ان دونوں سے مذہب اسلام میں داخل ہونے کے لیے اصرار کیا، ان دونوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا۔ وہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ کے پاس لے کر آئے؛ تاکہ آپ انھیں اسلام قبول کرنے کے لیے مجبور کریں، ان کے والد کا کہنا تھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میرا لخت جگر میری آنکھوں کے سامنے جہنم میں جائے گا؟ چنانچہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿**لا إکراہ فی الدین**﴾ (البقرۃ: ۲۵۶) ترجمہ: مذہب کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ پھر انھوں نے ان دونوں کو چھوڑ دیا۔(۱۲)

تاریخ کا پہلا تکثیری سماج اور اس کا دستور

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد پہلی اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں معاشرے کو دو لحاظ سے مضبوط کیا:

(۱) مسلمانوں میں اخوت کا رشتہ استوار کیا؛ چنانچہ انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انصار نے مہاجرین کو اپنے مال اور جائیداد میں شریک کیا۔

(۲) مدینہ میں رہنے والے مسلمان اور یہودیوں کے درمیان ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے مدینہ کے تمام شہریوں کو حقوق و فرائض میں مساوی حیثیت دی گئی۔ اور مدینے کا دفاع سب کی مشترکہ ذمے داری رکھی گئی۔

قریش اور دیگر قبائل اس نومولود حکومت سے برسرپیکار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ، اسلام اور اس اسلامی حکومت کا دفاع کرتے تھے، ساتھ ہی اسلام کی تبلیغ بھی کرتے تھے اور ان سے معاہدے بھی کرتے تھے؛ لیکن وہ کسی بھی عہد وپیمان کی پابندی نہیں کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پُر امن بقائے باہم کے لیے مدینے میں ایک ''مشترک معاشرہ'' قائم کیا، آپ نے اس کے لیے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، یہ شہری حقوق اور مذہبی آزادی کے حوالے سے تاریخ کا پہلا معاہدہ تھا، جس میں یہودیوں کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی تھی اور ان کے دفاع اور تحفظ کی ذمے داری لی گئی تھی؛ لیکن یہودیوں نے اس معاہدے کی پابندی نہیں کی؛ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک قتل کرنے کی سازش بھی رچی، اور اسی پر بس نہیں کیا؛ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے برسرپیکار قریش اور مشرکین سے رابطہ کیا اور ان کو جنگ کے لیے اکسایا، اور جنگ احزاب کے موقع پر مسلمانوں کے خاتمہ کا پروگرام بنایا، اس طرح وہ سنگین جرم کے مرتکب ہوئے اور اس کے نتیجے میں سنگین سزا کے مستحق ٹھہرے۔

یہ معاہدہ ۴۷ دفعات پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر دفعات کا تعلق یہودیوں سے ہے، معاہدہ کے مشمولات مذہبی آزادی، حقوق کا تحفظ، جان ومال کا تحفظ، بیرونی حملہ آور دشمن کا مقابلہ، باہمی ہمدردی، کسی اختلافی معاملے کے حل کا طریق کار، مصالحت کا دائرہ اور اختیارات تھے۔

میثاق مدینہ کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود ونصاری کے لیے شہری حقوق کے حوالے سے متعدد دستاویزات جاری فرمائیں۔ آپ نے غزوۂ تبوک کے بعد نجران کے عیسائیوں کے لیے ایک دستاویز لکھی جو انصاف، رواداری اور مذہبی آزادی کی آئینہ دار ہے۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مذہبی آزادی اور مکمل تحفظ دیا اور ان پر بہت معمولی جزیہ مقرر کیا، آپ نے تحریر فرمایا: ''**ولنجران وحاشیتهم جوار الله... ولایؤخذ أحد منهم بظلم آخر، وعلی مافی هذه الصحیفة جوار الله، وذمة النبی صلی الله علیه وسلم أبدا حتی یأتی الله بأمره إن نصحوا وأصلحوا فیما علیهم**'' (۱۳) ترجمہ: اہل نجران اور ان کے قرب وجوار کے لوگوں کے لیے اللہ کی پناہ ہے... ان میں سے کوئی دوسرے کے ظلم کی وجہ سے ماخوذ نہیں ہوگا، متعلقہ دستاویز کے مطابق ہمیشہ اللہ کی پناہ اور نبی کا عہد رہے گا؛ یہاں تک کہ اللہ تعالی کا امر آجائے، اگر وہ اپنے اوپر عائد ذمے داریوں کے بارے میں خیر خواہی اور بھلائی سے کام لیں۔

یہود کی جانب سے مدینے میں معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جزیرے کے شمال میں واقع یہودی بستیوں کو امن وتحفظ کے لیے دستاویزات لکھ کردیں۔ آپ نے یہودیوں کے قبیلے بنی جنبہ کو دستاویز لکھ کردی، جس میں تحریر فرمایا: ''أمابعد فقد نزل علی رسلکم راجعین إلی قریتکم، فإذا جاءکم کتابی هذا فإنکم آمنون لکم ذمة اللّٰه وذمة رسوله، وإن رسول اللّٰه غافر لکم سیئاتکم، ولاظلم علیکم ولاعدی، وإن رسول اللّٰه جارکم ممامنع منه نفسه، وأن علیکم ربع ما أخرجت نخلکم، فإن سمعتم وأطعتم فإن علی رسول اللّٰه أن یکرم کریمکم و أن یعفو عن مسیئکم، وأن لیس أمیرکم إلا من أنفسکم، أومن أهل رسول اللّٰه''(۱۴) ترجمہ: حمد وصلاۃ کے بعد تمہارے قاصد اپنی بستی کو واپسی پر ہمارے یہاں فروکش ہوئے، جب تم کو میری یہ تحریر مل جائے تو تم مامون ہو، تمہارے لیے اللہ اور اس کے رسول کا عہد ہے، رسول اللہ تمہاری غلطیوں کو معاف کررہے ہیں، تمہارے اوپر کسی قسم کی ظلم وزیادتی نہیں ہوگی، رسول اللہ جن چیزوں سے اپنا تحفظ کریں گے ان سے تمہارا بھی تحفظ کریں گے، تمھارے ذمے کھجوروں کی پیداوار ہے، اگر تم سمع وطاعت سے کام لوگے تو رسول اللہ تمہارے معزز لوگوں کی عزت کریں گے اور خطاوار کو معاف کردیں گے، تمہارے اوپر امیر تم میں سے مقرر کیا جائے گا یا رسول اللہ کے لوگوں میں سے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبائل بنی غادیا، أہل حربار، اور أذرح کے لیے دستاویزات تحریر فرمائیں، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی جماعتوں کو اسلامی ریاست کا شہری قرار دیا۔ جو اپنے اوپر مقرر ٹیکس ادا کرتے تھے اور اسلامی ریاست کے اقتدار اور امن وامان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ (باقی آئندہ)

❁ ❁ ❁

حواشی

(۱) الحج:۵۔ (۲) السجدۃ:۷/۹۔ (۳) سنن الترمذی کتاب التفسیر مع تحفۃ الأحوذی ۱۵۵/۹۔
(۴) الأعراف:۶۵۔ (۵) الروم:۲۲۔ (۶) النحل:۹۳۔ (۷) المائدۃ:۴۸۔
(۸) الإسرار:۷۰۔ (۹) البقرۃ:۲۵۶۔ (۱۰) الحجرات:۱۳۔ (۱۱) صحیح البخاری، حدیث نمبر:۱۲۵۰۔
(۱۲) تفسیر طبری مطبوعہ بیروت، تحقیق علامہ احمد شاکر ۲۲۲۰/۳۔
(۱۳) الطبقات الکبری ابن سعد ۳۶/۱/۲، ۸۴۔۸۵۔
(۱۴) طبقات ابن سعد ۲۸/۲/۱۔۳۰۔

❁ ❁ ❁